قادیانیت اور صہیونیت کا گٹھ جوڑ

(۱۹۷۳ء کی ایک یادگار تحریر)

برصغیر کی دینی و سیاسی جماعت مجلس احرار اسلام نے ان فتنوں سے بہت پہلے خبردار کیا تھا۔ (مجاہد الحسینی)

مکہ معظمہ کے روزنامہ "الندوۃ" نے مسئلہ قادیانیت پر سعودی عرب اور ممالک اسلامیہ کے ممتاز اور مقتدر علماء کا ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس کا عکس شریک اشاعت ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ "قادیانیت' صیہونیت' اور یہودیت کے درمیان خفیہ رابطے موجود ہیں اور ان کی بنیاد پر اسرائیل میں قادیانیوں کا ایک بہت بڑا مرکز کام کررہا ہے۔ یہ مشترکہ بیان روزنامہ "الندوۃ" کی ۱۶ جون ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ بیان دینے والوں میں نائجیریا کے علماء دین الشیخ سید امین لجی' الشیخ حسن المشاط' اور الشیخ ابوبکر جرمی اور سعودی عرب کے علماء میں سے الشیخ محمد علوی الملکی' الشیخ اسماعیل زین' الشیخ محمود ندیم الطرازی' الشیخ عبد اللہ بن سعد' اور نائجیریا کے مسلمانوں میں سے الشیخ محمد نور سیف' الشیخ حسنین المخلوف مفتی مصر السابق۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ اسلام اور وحدت اسلامیہ کے خلاف قادیانیت برسر پیکار ہے چونکہ مسلمان استعماری طاقت کی راہ میں ہمیشہ رکاوٹ رہے ہیں اس لئے انگریزی استعمار نے قادیانیت کو پیدا کیا تاکہ اس کے ذریعے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق پیدا کیا جائے اور مسلمانوں کا "جذبہ جہاد" کمزور کیا جائے آج قادیانیت اور یہودیت و صیہونیت کے درمیان خفیہ اور گہرے مضبوط رابطے موجود ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرکے اسلامی قوت کو بالکل ختم کردیا جائے اس غرض کے لئے مختلف عرب ممالک میں بھی قادیانیت کے مراکز کام کررہے ہیں اور اسرائیل کے زیر قبضہ مصری' شامی' اردنی علاقوں میں بھی قادنیت کے مراکز قائم ہیں اور قادیانی اپنے اغراض و مقاصد کے لئے کروڑوں روپے صرف کررہے ہیں۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں قادنیوں نے اپنا مرکز افریقہ منتقل کرلیا ہے اور افریقہ میں مسلمان مبلغین کی تعداد ناکافی ہے اس لئے خدشہ ہے کہ قادیانیوں کا یہ مرکز افریقی مسلمانوں

کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاریاں کرنی چاہئیں۔ ہم تمام اسلامی حکومتوں اور جماعتوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ قادیانیت کے زبردست خطرہ کو پہچانیں اور اس کے مقابلے کا چیلنج قبول کریں۔ اس سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ تمام اسلامی حکومتیں پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور مسلمان ملکوں کی حدود میں اس گمراہ فرقے کو کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور قادیانیت کے خلاف جہاد کے لئے مکہ معظمہ کو مرکز بنایا جائے۔

ہم عالم اسلامی کی ان ممتاز دینی شخصیات کے پورے متفق اور موید ہیں جہاں تک قادیانیت اور صیہونیت کے گٹھ جوڑ کا تعلق ہے ممکن ہے دنیائے اسلام کے بعض علماء کرام کے لئے انکشاف کا درجہ رکھتا ہو کیوں کہ وہ حضرات ان فتنوں سے دیر بعد مطلع ہو سکے ہیں لیکن برصغیر پاک و ہند کے علماء کرام تو ایک مدت سے قادیانیت اور صیہونیت کے گٹھ جوڑ اور ان فتنوں کی خطرناکیوں سے ملت اسلامیہ کو خبردار کر رہے ہیں۔

برصغیر کی مذہبی اور سیاسی جماعتوں میں سے مجلس احرار اسلام وہ پہلی دینی جماعت ہے جس نے قیام پاکستان سے بہت پہلے قادیانیت اور صیہونیت کے گٹھ جوڑ کا نہ صرف انکشاف کیا تھا بلکہ نشان دہی کی تھی کہ اگر ہندوستان سے قادیانیت اور مشرق وسطٰے سے صیہونیت کے فتنے ختم نہ کئے گئے تو نہ برصغیر میں مسلمانوں کی ملی وحدت قائم رہ سکتی ہے اور نہ ہی صیہونیت کی سازشوں اور ان کی جارحانہ سرگرمیوں کے باعث عالم اسلام کی آزادی قائم رہ سکتی ہے --- چنانچہ مجلس احرار اسلام نے برطانوی سامراج کے پنجہ استبداد سے آزاد کرانے کے لئے فلسطین کی آزادی کا نعرہ بلند کیا۔ اور اہل اسلام کو خبردار کیا کہ مغربی طاقتیں فلسطین کا وجود ختم کرکے صیہونی ریاست اسرائیل قائم کرنے کے خوفناک منصوبے بنا رہی ہے۔ چنانچہ بعد میں یہودی فتنہ گروں نے فلسطین کی آزادی سلب کرنے اور اسرائیل کے قیام کے سلسلہ میں جو جو حرکتیں کیں مجلس احرار اسلام کے ذی بصیرت و فراست رہنماؤں چوہدری افضل حقؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، شیخ حسان الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا مظہر علی اظہر، نوابزادہ نصر اللہ خان، آغا شورش کاشمیری اور اس دور کے دیگر احرار رہنماؤں نے قادیانیت اور صیہونیت کے فتنوں سے قوم کو آگاہ کرنے میں کوئی

دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ ادھر مشرق وسطیٰ میں السید جمال عبدالناصر مرحوم سابق صدر متحدہ عرب جمہوریہ پہلی شخصیت تھے جنہوں نے قادیانیت اور صیہونیت کے فتنوں کی ریشہ دوانیوں اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر ان کے انسداد کے لئے موثر کارروائی کی تھی چنانچہ مصر میں قادیانیت اور صیہونیت دونوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔ بعد ازاں قادیانیوں نے اپنا دفتر تل ابیب (اسرائیل) میں قائم کرلیا اور پاکستانی جماعتوں یا فرقوں میں سے صرف قادیانیت واحد تنظیم ایسی ہے کہ پاکستان کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے باوجود اس ملک کی ایک جماعت کا دفتر ربوہ اور اسرائیل دونوں جگہ قائم ہے اور دونوں مقامات کے لوگوں کی آزادانہ آمد و رفت کا سلسلہ بھی قائم ہے۔

ایسی ناگفتنی صورتوں کی موجودگی میں بھی اگر پاکستانی ارباب اقتدار یہاں کی "تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں خصوصاً" "حزب اختلاف" سے تعلق رکھنے والے رہنما اگر اس موضوع پر اظہار خیال کو غیر موزوں قرار دیں، قوم کو ان فتنوں سے آگاہ نہ کریں اور اپنے ذاتی اقتدار کے لئے اپنا پورا زور صرف کریں تو ہمیں ایسے رہنماؤں سے کوئی ہمدردی ہے اور نہ ان کی ذاتی پروگرام سے دلچسپی۔ ہم تو صرف ان رہنماؤں کے مداح، ان کے موید اور ان کے مخلص خادم ہیں جو حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور قادیانیت و صیہونیت کے فتنوں کو اسلامی وحدت اور ملی یگانگت کے خلاف خطرناک سازش قرار دیتے ہوئے ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

یہ مضمون ۱۳ جولائی ۱۹۷۳ء کے شمارے میں چھپا تھا۔

○☆○

بقیہ از ص ۴۹

○ گوجرانوالہ میں ڈاکوؤں نے تھانے کے قریب مسافر بس لوٹ لی۔ (ایک خبر)
ڈاکے کیلئے محفوظ ترین مقام تھا۔

○ سرگودھا میں زمینداروں کی لڑائی۔ مزارع کی بیٹیاں برہنہ کر کے نچواتے رہے۔ (ایک خبر)
ثناخوانِ "تہذیب مغرب" کہاں ہیں

○ نذیر ناجی نے میٹرک پاس کو گریڈ ۲۰ کی ملازمت دے دی۔ (ایک خبر)
ایم اے پاس نااہل ہوں تو...... ہم کیا کریں؟

○ پولیس ملازمین کی ڈیوٹی کیلئے ۸ گھنٹے وقت مقرر کرنے پر غور۔ کارکردگی بہتر ہو گی (آئی جی پنجاب)
اس سے آمدنی کم ہو جائے گی۔